صرف کر دیا جاتا ہے۔

ان جماعتوں کے اہل دانش سے ہمارا صرف ایک سوال ہے کیا اس تنظیم یا جماعت میں مفلس اور ضرورت مند نہیں ہیں ؟ کیا اس میں بیوگان اور یتیموں کی کفالت کا کوئی جذبہ نہیں۔ کیا یہ قیمتی سرمایہ فروغ تعلیم پر صرف نہیں ہو سکتا؟ کیا اس سے مریضوں کا علاج ممکن نہیں؟

بلاشبہ یہ انداز تبذیر کے ذمرے میں آتا ہے اور محض اپنی برتری کے لئے یہ پیسے کا ضیاع ہے۔ جس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ کانفرنسیں ہوں یا اجتماعات جو لوگ ان تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ انہیں ان کی تاریخوں کا بخوبی علم ہوتا ہے اور وہ خود بخود اس میں شرکت کا اہتمام کرتی ہیں۔ جس کی ایک مثال تبلیغی جماعت کا اجتماع رائیونڈ ہے جس کی معمولی خبر اخبار میں آ جاتی ہے لیکن تشہیری مہم نہیں چلائی جاتی اور لاکھوں روپیہ کی بچت ہوتی ہے۔

ہماری دیگر تمام جماعتوں سے مودبانہ گذارش ہے کہ وہ بھی اپنا اسلوب تبدیل کریں اور درودیوار پر لاکھوں روپیہ صرف کرنے کی بجائے۔ انفرادی ملاقاتوں سے دعوت دیں اور یہ سرمایہ کسی بامقصد کام میں صرف کریں اور اپنی تنظیم سے وابستہ افراد کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کریں۔ امید ہے ٹھنڈے دل سے ہماری معروضات پر غور فرمائیں گے۔

حکیم محمد سعید کا المناک قتل

ہمدرد فاؤنڈیشن کے چیرمین جناب حکیم محمد سعید کو گذشتہ دنوں نماز کے بعد اس وقت قتل کر دیا گیا۔ جب وہ اپنے مطب میں مریضوں کو دیکھنے آ رہے تھے۔ کراچی میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا سانحہ نہیں ہے۔ اس سے قبل ہفت روزہ تکبیر کے مدیر اعلی محمد صلاح الدین کو بھی شرپسندوں سے اسی طرح شہید کر دیا تھا۔

حکیم محمد سعید کی شہادت غیر معمولی واقعہ ہے۔ ان کی رحلت سے ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ آپ نے جہاں طب کے میدان میں بے پایاں کامیابی حاصل کی وہاں تعلیم کے فروغ میں آپ کی خدمات قابل تحسین ہیں۔

ایک عرصہ سے کراچی کے حالات ناگفتہ بہ ہیں اور تمام شہری بے حد پریشان ہیں اور اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ یہ بات کئی مرتبہ اخبارات میں شائع ہو چکی ہے کہ بعض اہم شخصیات ہٹ لسٹ پر ہیں۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ ان کے تحفظ کے لئے کوئی قدم نہ اٹھایا گیا۔ سیاسی جماعتیں جو منتخب ہو کر لوگوں کے مال و جان کا نہ صرف تحفظ کرتی ہیں۔ بلکہ ان کے بہبود کے لئے کام کرتی ہیں۔ لیکن کراچی میں صورت حال اس سے مختلف ہے اب یہ بات بہت واضح ہو چکی ہے کہ ایم کیو ایم ہی کراچی کی بربادی کی ذمہ دار ہے۔ لوگوں کی نمائندہ تنظیم ان کو ہی خاک و خون میں نہلاتی ہے اور ان کے مسائل پیدا کرتی ہے۔ یہ بات کسے معلوم نہیں کہ یہی تنظیم دکان داروں سے زبردستی بھتہ وصول کرتی ہے اور اخباری اطلاعات کے مطابق کروڑوں روپیہ اب تک باہر جا چکا ہے۔ کراچی کے شہریوں کی بے چارگی ہے اگر وہ اس دہشت پسند تنظیم سے عدم تعاون کرتے ہیں ان کی جان و مال اور گھربار محفوظ نہیں اور اگر وہ تعاون کرتے ہیں۔ تو انہی کے مال سے دہشت گرد مضبوط ہوتے ہیں۔

یہ بات بڑی واضح ہے کہ اگر لوگوں کو یقین ہو جائے کہ ایم کیو ایم سے عدم تعاون پر انہیں مکمل تحفظ ملے گا اور کوئی ان کا بال .بیکا نہ کر سکے گا تو ایک بھی شہری ان سے تعاون نہ کرے۔ اب کراچی کی فضاء میں خوف و ہراس ہے اور لوگ انتہائی بے چارگی کے ساتھ حکومت کی طرف دیکھ رہے۔ کیونکہ ظالموں سے نجات دلانے کا بظاہر یہی ایک راستہ ہے۔ روز اول سے اگر سندھ حکومت دہشت گردی کے خاتمے کے لئے کوشاں ہوتی تو آج یہ صورت حال مختلف ہوتی۔ بعض اخباری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھ کے سابق

وزیراعلی لیاقت جتوئی اپنی حکومت کو بچانے کے لئے خود دہشت گردوں کو ڈھیل دیتے رہے۔ جس کے نتیجے میں حکیم محمد سعید ایسے نامور دانشور کو قتل کر دیا گیا۔

حکیم محمد سعید کے قاتل پکڑ بھی لئے جائیں اور انہیں قرار واقعی سزا بھی مل جائے۔ لیکن کیا پاکستانیوں کو متاع عزز دوبارہ مل جائے گی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس سے بہت سی محرومیاں جنم لیتی ہیں۔ ہمدرد نونہال اور آواز اخلاق کے ذریعے حکیم صاحب نے پاکستانی معاشرہ کی اصلاح کے لئے جو کوششیں شروع کیں۔ بہرحال وہ تشنہ رہ گئی ہیں۔ آپ جیسے بلندپایہ مدبر اور محب وطن کا قتل انسانیت کا قتل ہے۔ جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ آپ کی رحلت پر ہر دردمند پاکستانی کو صدمہ ہوا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالی مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

تاجر حضرات اپنی تجارت کے اشتہارات

ترجمان الحدیث میں دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں اور یوں ایک دینی رسالے کے ساتھ اپنی دلی وابستگی کا ثبوت دیں اور عنداللہ ماجور ہوں